بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)اگر مندرجہ ذیل شرائط اور قیود کی پابندی ہو سکے تو خواتین کے لئے دعوتِ ولیمہ میں شرکت کرنا اور اس کے لئے گھروں سے نکلنا جائز ہے۔

(الف)دعوتِ ولیمہ میں غیر محرم مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔

(ب)شرکت کرنے والی خواتین ناجائز تصاویر اور غیر محرموں کے ساتھ مووی اور فلمیں بنانے میں شامل نہ ہوں۔

(ج)اس محفل میں گانے باجے اور رقص جیسے گناہ نہ ہوں۔

(د)آنے جانے میں اور وہاں پر شرعی پردہ کا اہتمام کیا جائے۔

لقوله تعالىٰ:(الأحزاب:رقم الآية:٣٣)

ولاتبرجن تبرج الجاهلية الأولىٰ.الآية.

ولقوله تعالىٰ:(الأحزاب:رقم الآية:٥٩)

ياايها النبى قل لأزواجك وبناتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن.الآية.

وفى الشامية:٦٠٤/٣

وحيث ابحنا لها الخروج فانما يباح بشرط عدم الزينة وتغيير الهيئة الى ما يكون داعية لنظر الرجال والاستمالة،قال الله تعالى:ولاتبرجن تبرج الجاهلية الأولىٰ.الآية.

وفى أحكام تجميل النساء:٤٤٥

منع اختلاط الرجال بالنساء:قال ابن القيمؒ:ومن ذلك أن ولى الأمر يجب عليه المنع من اختلاط الرجال بالنساء فى الأسواق والفرج ومجامع الرجال۔۔۔بل قال الفقهاء ان حمل فى السفينة رجال ونساء فلا بد من حاجز بينهم.

(۲،۳) خواتین کے لئے مردوں سے الگ انتظام کر کے دعوتِ ولیمہ پر مدعو کرنا فی نفسہٖ جائز ہے البتہ عورتوں کے لئے بے پردہ گھروں سے نکلنا ناجائز ہے۔

فى الهندية:٣٤٣/٥

ووليمة العرس سنة ،وفيها مثوبة عظيمة وهى اذابنى الرجل بامرأته ينبغى أن يدعو الجيران والاقرباء والاصدقاء ويذبح لهم ويصنع لهم طعاما واذااتخذ ينبغى لهم أن يجيبوا،فان لم يفعلوا أثموا.

وفى عمدة القارى:٢٢٠/٢٠

وقال صاحب التوضيح:لاشك أن من زاد فى وليمته فهو أفضل؛لأن ذلك زيادة فى الاعلان واستزادة من الدعاء بالبركة فى الأهل والمال.

جاری ہے......

Scanned by CamScanner

(۴) اس کا وہی حکم ہے جو ایک مرد کا دوسرے مردوں سے ملاقات کا ہے، اگر کوئی پابند شرع مرد ایسے مردوں سے ملاقات کرے جو داڑھی منڈاتے ہوں، پینٹ پتلون پہننے کے عادی ہوں، گانے اور تصویر کشی میں بکثرت مبتلی ہوں بلکہ رشوت، سود اور دوسری ملعون حرام آمدنیوں میں مبتلی ہوں تو ایسے مردوں سے کوئی پابند شرع مرد اگر کسی دینی یا دنیوی حاجت کی وجہ سے ملاقات کرے یا ایسے اجتماع میں جائے جہاں غالب تعداد ایسے لوگوں کی ہو تو اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ خود کسی گناہ یا حرام میں مبتلی نہ ہو، البتہ ان کی بُری صحبت اور ان کے ساتھ دوستی سے بچنا لازم ہے، اسی طرح جو خواتین رشتہ دار نہ ہوں، غیر شرعی ملبوسات پہنتی ہوں، ننگے سر بازاروں میں پھرتی ہوں اور نامحرموں کے ساتھ اختلاط کی عادی ہوں تو شوہر اپنی بیوی کو ایسی خواتین کی صحبت سے بچنے کی تاکید کرسکتا ہے اور بیوی کو بھی چاہیئے کہ اس طرح کی خواتین کے ساتھ دوستی کے تعلقات قائم کرنے سے اجتناب کرے لیکن ان سے ملاقات حرام نہیں جبکہ کوئی دینی یا دنیوی حاجت بھی ہو۔

البتہ جو خواتین رشتہ دار ہوں تو رشتہ داری کا حق ادا کرنے کی نیت سے بیوی ان سے مل سکتی ہے کیونکہ قطع رحمی خود گناہِ کبیرہ ہے، مشہور مفسر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب تفسیر موضح القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

"پاک عورتوں کو فاسقہ عورتوں سے پرہیز کرنا چاہیے"۔

وفي صحيح البخاري: ۸۸۵/۲

ان جبير بن مطعم أخبره أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ((لا يدخل الجنة قاطع.))

وفي حاشية الطحطاوي: ۲۶۸/۲

وفي البحر عن الخلاصة ، يجوز للرجل أن يأذن لها بالخروج إلى سبعة مواضع: زيارة الأبوين وعيادتهما وتعزيتهما أو أحدهما وزيارة المحارم... فعلى المفتى به تخرج إلى الوالدين في كل جمعة بإذنه وبغير إذنه ولزيارة المحارم كل سنة مرة بإذنه وبغير إذنه. وأما الخروج إلى الأهل زائدا على ذلك فلها ذلك بإذنه.

(۵) اگر سوال نمبر ایک کے جواب میں ذکر کردہ شرائط اور قیود کی پابندی کی جائے تو خواتین کے لئے دعوتِ ولیمہ میں شرکت کرنا اور اس کے لئے گھروں سے نکلنا شرعاً جائز ہے اس وجہ سے کہ خواتین مذکورہ حدود اور قیود کی پابندی کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرسکتی ہیں کیونکہ جس طرح تقریبات اور خوشی کے مواقع میں شرکت کا شوق مردوں کو ہوتا ہے اسی طرح یہ فطری جذبات عورتوں کے بھی ہوتے ہیں جس کا لحاظ رکھنا شرعاً مطلوب ہے لہٰذا مردوں کو اجازت دیدینا اور عورتوں کو بالکلیہ رد کرنا عقل کے بھی خلاف ہے اور نقل کے بھی۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

ان عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما على باب حجرتي، والحبشة يلعبون في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني برداء ه انظر الى

جاری ہے.....

Scanned by CamScanner

لعبهم.(صحیح البخاری: ۶۵/۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا جبکہ حبشہ کے لوگ مسجد میں نیزہ بازی کے کرتب دکھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر سے چھپایا ہوا تھا اور میں ان کے اس کرتب کو دیکھ رہی تھی۔

اس حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل کے ساتھ حسنِ معاشرت اور دلجوئی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کرتب دکھایا، اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے فطری جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے، اس لئے کہ ان تقاضوں کا خیال نہ رکھنا اور ضرورت سے زیادہ پابندیاں لگانا اور مسلمان معاشرہ اور مسلمان خواتین سے کسی مسلم خاتون کو بالکلیہ کاٹ دینا مفید ثابت نہیں ہوتا، نہ اس خاتون کے لئے اور نہ دوسری مسلم خواتین کیلئے، اس سے خانگی زندگی میں تلخیاں بڑھتی ہیں اور پُر مسرت زندگی میں دراڑیں پڑتی ہیں اور نکاح کا رشتہ جو کہ مودت اور محبت پر مبنی ہے وہ متاثر ہو کر رہ جاتا ہے لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے۔

جہاں تک سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ "جب معاملہ سنت اور حرام کے درمیان ہو تو حرام والے پہلو کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا" تو یہ بات بھی یہاں پوری طرح منطبق نہیں ہوتی کیونکہ احکامِ شرعیہ کی پابندی کرتے ہوئے عورتوں کا شادی کی دعوت میں شریک ہونا خود حدیث سے ثابت ہے چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے:

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: أبصر النبي صلى الله عليه وسلم نساء وصبيانا مقبلين من عرس فقام ممتنا، فقال: اللهم انتم من أحب الناس الي. (رواه البخاري: ۷۷۸/۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر احسان فرماتے ہوئے رک گئے اور فرمایا: تم مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسند ہو۔

اسی روایت سے امام بخاریؒ نے عورتوں اور بچوں کے شادی، بیاہ میں شرکت کرنے کے جائز ہونے پر استدلال فرمایا ہے۔

مشہور حنفی عالم اور محدث علامہ بدر الدین عینیؒ اس کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

هذا باب في بيان جواز ذهاب النساء والصبيان الى وليمة العرس، وعقد هذه الترجمة لئلا يتخيل عدم جواز ذلك. وفي التوضيح وفيه: استحسان شهود النساء والصبيان للأعراس لأنها شهادة لهم علينا ومبالغة في الاعلان بالنكاح. (عمدة القاري: ۲۲۹/۲۰)

یعنی اس باب میں خواتین اور بچوں کا شادی کے ولیمہ کے لئے جانے کے جواز کا بیان ہے، امام بخاریؒ یہ ترجمۃ الباب اس لئے قائم فرمایا تاکہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ خواتین اور بچوں کا ولیمہ کے لئے جانا مکروہ ہے نیز انہوں نے توضیح کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے کہ خواتین اور بچوں کا شادی میں شرکت کرنا استحساناً جائز ہے کیونکہ یہ ان کا ہمارے لئے گواہی اور نکاح کے اعلان میں مبالغہ ہے۔

جاری ہے......

Scanned by CamScanner

وفی فتح الباری: ۳۰۸/۹

قوله :(باب ذهاب النساء والصبيان الى العرس) كأنه ترجم بهذا لئلا يتخيل أحد كراهة ذلك،فأراد أنه مشروع بغير كراهة.

مذکورہ بالا روایت اور شارحین کے کلام سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ خواتین کے لئے شرعی منکرات سے بچتے ہوئے دعوتِ ولیمہ میں شرکت کرنا جائز ہے لہٰذا خواتین کے لئے دعوتِ ولیمہ میں شرکت کرنے کو مطلقاً ناجائز کہنا درست نہیں۔

حاصل یہ کہ ولیمہ میں عورتوں کا شرکت کرنا قبیح لعینہ نہیں بلکہ قبیح لغیرہ ہے،اور قبیح لغیرہ کے بارے میں علامہ نظام الدین شاشیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"فيكون هو حسنا بنفسه قبيحا بغيره".(اصول الشاشی)

کہ یہ ذات اور اصل کے اعتبار سے مشروع ہوتا ہے لیکن وصف اور عارض کی وجہ سے مشروع نہیں ہوتا،تاہم اگر دوسرے عوارض نہ ہوں تو یہ جائز رہتا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اگر ولیمہ کی دعوت کیلئے حاضر ہونے سے پہلے یہ معلوم ہوجائے کہ وہاں صریح منکرات اور محرمات یعنی گانے باجے وغیرہ ہوں گے اور شرکت کرنے والا ان لوگوں کو ان منکرات سے منع کرنے پر قادر بھی نہیں ہوگا تو ایسی صورت میں مرد اور عورت دونوں کیلئے جانا جائز نہیں اور اگر حاضر ہونے کے بعد معلوم ہو کہ اس دعوت میں اس طرح کے منکرات ہیں اور وہ منکرات دسترخوان پر ہوں اور منع کرنے کے باوجود وہ لوگ ان منکرات سے باز نہ آئیں تو اس میں بیٹھے رہنا جائز نہیں اور اگر منکرات دسترخوان پر نہ ہوں تو مرد اور عورت دونوں کیلئے شامل رہنے کی گنجائش ہے،البتہ مقتدی حضرات مثلاً علماء کرام اور مشائخ عظام کیلئے قابلِ نکیر منکرات کی موجودگی میں بیٹھے رہنا جائز نہیں بلکہ نکل جانا ضروری ہے،اگرچہ وہ منکرات دسترخوان پر نہ ہوں۔

فی الهداية: ٤٥٣:٤

ومن دعي الى وليمة أو طعام فوجد ثمه لعبا أو غناء افلا بأس بأن يقعد ويأكل،قال أبو حنيفةؒ:ابتليت بهذا مرة فصبرت وهذا لأن اجابة الدعوة سنة قال عليه الصلوة والسلام:من لم يجب الدعوة فقد عصى أباالقاسم-فلا يتركها لـمـا اقترنت به من البدعة من غيره كصلوة الجنازة واجبة الاقامة،وان حضرت نياحة فان قدر على المنع منعهم،وان لم يقدر يصبر،وهذااذالم يكن مقتدى،فان كان ولم يقدر على منعهم يخرج ولا يقعد لأن فى ذلك شين الدين وفتح باب المعصية على المسلمين،والمحكى عن أبي حنيفةؒ فى الكتاب:كان قبل أن يصير مقتدى ولو كان ذلك على المائدة لا ينبغي أن يقعد وان لم يكن مقتدى لقوله تعالىٰ((فلاتقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين))وهذا كله بعد الحضور ولوعلم قبل الحضور لا يحضر لأنه لم يلزمه حق الدعوة بخلاف ماإذا هجم عليه لأنه قد لزمه.

فی الهندية: ٣٤٣:٥

من دعي إلى وليمة فوجد ثمة لعبا أو غناء فلا بأس أن يقعد ويأكل فإن قدر على المنع يمنعهم وإن لم يقدر

جاری ہے......

Scanned by CamScanner

يصبر وهذا إذا لم يكن مقتدى به أما إذا كان ولم يقدر على منعهم فإنه يخرج ولا يقعد ولو كان ذلك على المائدة لا ينبغي أن يقعد وإن لم يكن مقتدى به وهذا كله بعد الحضور وأما إذا علم قبل الحضور فلا يحضر ؛ لأنه لا يلزمه حق الدعوة بخلاف ما إذا هجم عليه ؛ لأنه قد لزمه كذا في السراج الوهاج وإن علم المقتدى به بذلك قبل الدخول وهو محترم يعلم أنه لو دخل يتركون ذلك فعليه أن يدخل وإلا لم يدخل كذا في التمرتاشي.

وفي العناية على الهداية: ٤٤٨/٨

وقوله ولو كان على المائدة ينبغي أن لا يقعد يشير إلى أن ما تقدم إنما جاز إذا كان الغناء في ذلك المنزل ولم يكن على المائدة لأنه لم يدخل تحت المعية. وأما إذا كان على المائدة كان قاعدا مع القوم الظالمين.

وفي الدر المختار: ٣٤٨/٦

دعي إلى وليمة وثمة لعب أو غناء قعد وأكل لو المنكر في المنزل فلو على المائدة لا ينبغي أن يقعد بل يخرج معرضا لقوله تعالى فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين فإن قدر على المنع فعل وإلا يقدر صبر إن لم يكن ممن يقتدى به فإن كان مقتدى ولم يقدر على المنع خرج ولم يقعد لأن فيه شين الدين والمحكي عن الإمام كان قبل أن يصير مقتدى به وإن علم أو لا باللعب لا يحضر أصلا سواء كان ممن يقتدى به أو لا لأن حق الدعوة إنما يلزمه بعد الحضور لا قبله ابن كمال.

وفي الشامية تحته:

((قوله لا ينبغي أن يقعد)) أي يجب عليه قال في الاختيار لأن استماع اللهو حرام والإجابة سنة والامتناع عن الحرام أولى إهـ. وكذا إذا كان على المائدة قوم يغتابون لا يقعد فالغيبة أشد من اللهو اللعب. تاتر خانية.

والله تعالى أعلم.

بخت رشيد عفا الله عنه

دار الإفتاء، جامعة دار العلوم كراچي

٤/١١/١٤٣٠هـ

اصاب المجیب وافاد

[illegible] عفا الله عنه

١٢/١١/١٤٣٠ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

١٥-١١-١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

[illegible]

١٨-١١-١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

محمد مجید [illegible] عفی عنہ

١٩-١١-١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

١٣/١١/١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

١٩/١١/١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

[illegible]

١٨/١١/١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

[illegible]

١٦-١١-١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

١٦/١١/١٤٣٠ھ

(مزید حوالہ جات منسلکہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner